

سمعی وبصری اعانات

تحریر: نوید سلطانیہ
نظر ثانی: ڈاکٹر عطش درانی

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
195	تعارف	
196	مقاصد	
197	ذخیرہ الفاظ کی بنیادی اہمیت	1-
197	طلبہ کی عمر اور ذخیرہ الفاظ میں بنیادی تعلق	1.1
198	ذخیرہ الفاظ میں تکرار کا پہلو	1.2
198	دیگر مضامین میں اردو کے ذخیرہ الفاظ کی ضرورت و اہمیت	1.3
198	درسی کتب کی تیاری میں فہرست کا کردار	1.4
200	ذخیرہ الفاظ میں لغت کی اہمیت	1.5
201	ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کے طریقے	1.6
202	سمعی اعانات کی ضرورت	2-
202	ٹیپ ریکارڈر	2.1
203	گراموفون	2.2
203	ریڈیو	2.3
204	بصری معادلات کی ضرورت	3-
204	تختہ تحریر	3.1
207	توضیحات و تشریحات	3.2
212	سمعی و بصری امدادیں	4-
212	متحرک تصاویر یا فلمیں	4.1

212	4.2	ٹیلی ویژن
213	4.3	کمپیوٹر
214	4.4	اہم نکات
215		خود آزمائی
216	-5	جوابات
216	-6	کتابیات

تعارف

موثر اور نتیجہ خیز تدریس کا انحصار استاد کے تعلم و تجربہ کیساتھ اس کے تدریسی فن پر ہوتا ہے۔ استاد کو عمل تدریس میں بنیادی اور مرکزی حیثیت ہے جس کا کوئی متبادل نہیں ہو سکتا۔ دور حاضر میں استاد کی بجائے کچھ اور چیزوں مثلاً ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیپ ریکارڈ وغیرہ کی مدد سے تدریس کو موثر بنانے کے تجربات کیے گئے ہیں لیکن عملاً نتیجہ یہی نکلا کہ ابتدائی درجات تعلیم میں استاد کے بغیر کوئی کامیابی ممکن نہیں۔ کیونکہ اس سطح پر محض معلومات بہم پہنچانا مقصود نہیں بلکہ بچوں کو بنیادی مہارتوں میں پختہ کرنا حقیقی مقصد ہوتا ہے لہذا استاد کی ذاتی توجہ اور طلبہ کے ساتھ شخصی رابطہ از حد ضروری ہے۔ مزید برآں بچوں کی شخصیت اور انفرادیت کو ابھارنے اور کردار کی تشکیل کرنے کے سلسلے میں استاد کی زندہ و متحرک شخصیت نہایت اہم ہے۔

استاد کی مرکزی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس امر سے بھی انکار ممکن نہیں کہ اولاً کبھی استاد ایک جیسے عالم اور فن تدریس کے ماہر نہیں ہوتے۔

ثانیاً استاد ہو یا کوئی اور شخص زندگی کے ہر مرحلے پر وہ کچھ نہ کچھ سیکھتے رہنے کا محتاج ہوتا ہے۔ استاد کو اپنے فن میں مہارت اور تدریس اردو میں لگن حاصل کرنے کے لیے حد درجہ ضرورت ہوتی ہے۔

ثالثاً قدرت کے نظام کے تحت دنیا کی ہر شے ارتقا پذیر ہے۔ اس طرح فن تدریس بھی کوئی جامد شے نہیں بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ جدید تحقیق اور تجربات کی روشنی میں یہ فن بھی ارتقائی منازل طے کر رہا ہے۔ تدریس کو دلچسپ بنانے عام فہم اور پر تاثیر بنانے کے لیے نئے طریقے وجود میں آتے رہتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب صرف استاد ہی مرکز تدریس ہوتا تھا حتیٰ کہ درسی کتاب کی ضرورت بھی محسوس نہ ہوتی تھی۔ طلباء استاد کی تقریر کو سننے اور نقل کر لیتے تھے لیکن آج کے دور میں وقت اس سے بھی بہت آگے نکل چکا ہے اب استاد کی صلاحیت کو مزید اجاگر کرنے اور اس کے طریق ہائے تدریس کو بہتر بنانے کے لیے کئی عملی تجربات کے نتائج سامنے آ گئے ہیں جن سے استاد کو نہ صرف واقف ہونا چاہیے بلکہ انہیں بہتر نتائج دکھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ جو استاد اپنی تدریس کو محض کتاب خوانی اور کتاب آموزی تک محدود رکھتا ہے وہ نہ تو طلبہ کو متاثر کر سکتا ہے بلکہ تدریس کی یکسانی اور یک رنگی سے تدریسی ماحول، اکتاہٹ اور عدم دلچسپی کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس جو استاد مناسب مواقع پر موزوں معاونات کا استعمال کرتا ہے اس کی تدریس نہ صرف

دلچسپ ہو جاتی ہے بلکہ طلبہ کی عملی شرکت کی وجہ سے اس کا اثر دیر پا رہتا ہے اور تدریس اردو کے مقاصد کے حصول میں کامیابی کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں۔

معاونات لفظ معاون کی جمع ہے جس کے معنی ”اعانت کرنے والا“ مدد کرنے والا کے ہیں لہذا ہر وہ چیز یا شخص (بے جان یا جاندار) جو کسی مقصد کو جلد بہتر اور با سہولت حاصل کرنے میں مدد دے وہ معاون کہلاتا ہے۔ وہ پہاڑی ندی نالے جو برف یا برسات کا پانی لا کر دریا کو پہنچاتے ہیں وہ معاون کہلاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ معاون یہی دریا کی آبی قوت، بہاؤ اور روانی میں اضافے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ چنانچہ استاد کی تدریس کو موثر بنانے کے لیے الفاظ کے ساتھ سمعی و بصری معاونات کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اس یونٹ کی تیاری میں انہی مقاصد کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

مقاصد

ہمیں امید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعے کے بعد زیر تربیت اساتذہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- 1- سمعی و بصری اعانت کے مفہوم کی وضاحت کر سکیں گے۔
- 2- ذخیرہ الفاظ کے مفہوم اور اہمیت پر تبصرہ کر سکیں گے۔
- 3- سمعی اعانت کے مفہوم اور اس کی ضرورت و اہمیت کا جائزہ لے سکیں گے۔
- 4- بصری اعانت کے مفہوم اور ضرورت و اہمیت کو واضح کر سکیں گے۔

1- ذخیرہ الفاظ کی بنیادی اہمیت

اردو ہماری قومی زبان ہے۔ یہ زبان پاکستان کے تمام افراد کے مابین رابطہ کی زبان ہے۔ ہم اسی زبان کے ذریعے سے ایک دوسرے کی بات کو سمجھتے اور اپنی بات سمجھاتے ہیں۔ زبان کی تدریس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ طلباء کے عملی ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کیا جائے تاکہ وہ اپنے مافی الضمیر کو آسانی اور روانی سے پیش کر سکیں اور دوسروں کے خیالات سے استفادہ کرنے میں انہیں دقت محسوس نہ ہو۔ ادباء اور شعراء کے ادب پاروں کو سمجھ کر استحسان و حظ اٹھا سکیں۔ انہیں ہر قسم کے خیالات کے اظہار پر قدرت حاصل ہو اور وہ موقع محل کی مناسبت سے صحیح الفاظ کا انتخاب کر سکیں۔ بلاشبہ الفاظ کا بر محل اور درست استعمال لباس کے انتخاب سے زیادہ اہم ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ لوگ اپنے لباس کو تو تقریب کی مناسبت سے استعمال کرتے ہیں لیکن انتخاب الفاظ کے سلسلے میں غفلت برت کر کوثر ذوق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

چنانچہ ذخیرہ الفاظ سے مراد وہ الفاظ ہیں جو وقتاً فوقتاً درسی کتب یا اضافی کتب سے استفادہ کرنے کے نتیجے میں طلبہ کی معلومات میں اضافی طور پر شامل ہوتے ہیں۔ ذخیرہ الفاظ حصول تعلیم میں سہولت اور آسانی پیدا کرنے کا سبب ہیں جس طرح ڈیم میں پانی ذخیرہ کر کے بوقت ضرورت کام میں لایا جاتا ہے اسی طرح ذخیرہ الفاظ سے ذرائع ابلاغ کو موثر بنایا جاتا ہے۔ بات کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے الفاظ کا ذخیرہ جس قدر وافر ہوگا اتنا ہی یہ عمل خوشگوار ثابت ہوگا۔

1.1 طلبہ کی عمر اور ذخیرہ الفاظ میں باہمی تعلق

ذخیرہ الفاظ کے لیے طلبہ کی عمر اور ذہنی استعداد کو ملحوظ رکھ کر درسی کتاب تیار کرنی چاہیے۔ کتاب کی تدوین سے قبل ان الفاظ کی فہرست بنانی چاہیے جو استعمال کرنے مطلوب ہوں۔ ان الفاظ کے استعمال میں بچوں کی عمر اور معیار پیش نظر رہنا چاہیے۔ اگلی جماعت کی درسی کتاب کی تیاری کے لیے پچھلی جماعت کی درسی کتاب میں مستعمل الفاظ اگلی جماعت کے طلبہ کے لیے ذخیرہ الفاظ ہوں گے۔ انہیں بلا خوف استعمال کیا جائے اور نئے الفاظ کی فہرست مرتب کر کے پہلے سے ذخیرہ شدہ الفاظ میں مزید اضافہ کیا جائے۔ اسی طرح ایک جماعت کی درسی کتاب کا ذخیرہ الفاظ آئندہ جماعت کی بنیاد بننا چلا جائے گا۔

1.2 ذخیرہ الفاظ میں تکرار کا پہلو

ابتدائی جماعتوں کی نصابی کتب کی تیاری میں الفاظ کی تکرار رکھنا ضروری ہے تاکہ ذخیرہ الفاظ سے طلبہ بآسانی مانوس ہو جائیں۔ پھر اس تکرار کو بتدریج کم کیا جائے اور بڑی جماعتوں میں تو الفاظ کی تکرار بالکل ختم کر دی جانی چاہیے۔ چھوٹے بچوں کا ذخیرہ الفاظ صرف الفاظ پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ بڑی جماعت کے طلبہ کا ذخیرہ الفاظ ”الفاظ“ فقرات اور تخیلات“ پر مشتمل ہوتا ہے۔

1.3 دیگر مضامین میں اردو کے ذخیرہ الفاظ کی ضرورت و اہمیت

اردو کی درسی کتاب کے الفاظ ہی ریاضی، دینیات اور معاشرتی علوم وغیرہ میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ گویا جو بچوں کا ذخیرہ الفاظ ہے وہی اردو کی کتاب سے ہٹ کر دوسری نصابی درسی کتابوں میں برتا جائے۔ ان کتابوں میں کچھلی جماعت کا ذخیرہ الفاظ اور موجودہ اردو کی کتاب کا ذخیرہ الفاظ ملا کر سائنس، دینیات اور معاشرتی علوم وغیرہ کی کتابوں میں ذخیرہ الفاظ استعمال کیا جائے۔

اردو ہمارے ہاں نہ صرف بطور مضمون پڑھائی جاتی ہے بلکہ یہ ذریعہ تعلیم بھی ہے۔ اس لیے نصابی کتابیں اور استاد کی روزمرہ کی گفتگو اور سمجھانے کے لیے ذخیرہ الفاظ کا لحاظ رکھنا بڑا ضروری ہے۔ اگر استاد طلبہ کے ذخیرہ الفاظ کو بخوبی نہیں جانتا اور برتنے میں احتیاط ملحوظ نہیں رکھتا تو ایسا استاد طلبہ سے انصاف نہیں کر پاتا۔ زبان کے استعمال میں طلبہ کی عمر اور ذہنی استعداد کا لحاظ رکھنا ایک کامیاب استاد کے لیے بڑا ضروری ہوتا ہے۔ اچھے صدر معلم پرائمری سطح پر جماعت کے ساتھ ہی معلم کو بھی چلاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ طلبہ کے ذخیرہ الفاظ سے ساتھ ساتھ آگاہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اسے فہرست مرتب کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔

1.4 درسی کتب کی تیاری میں فہرست کا کردار

درسی کتاب تیار کرنے والوں کے لیے فہرست مرتب کرنا بنیادی اور اہم کام سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بغیر کتاب تیار کرنا بے معنی قرار پاتا ہے۔ کتاب میں ذخیرہ الفاظ کے لیے مناسب الفاظ، موزوں ترتیب اور موثر اسلوب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1.4.1 مناسب الفاظ

الفاظ کا چناؤ درسی کتاب کی تالیف و تصنیف میں بنیادی مسئلہ ہے۔ ایسی کتاب یا نظم جسے پڑھتے وقت ہم

خوش ہوتے ہیں یا ہمارا دل چاہتا ہے کہ ایک ہی نشست میں پڑھ ڈالیں وہ الفاظ کا مناسب اور بحمل استعمال کے باعث ہی ہوتا ہے۔ ابن عبد الملک کا کہنا ہے کہ ”الفاظ کا غلط استعمال چچک کے داغ دھبوں سے بھی زیادہ برا ہے“ بعض مصنف یا مقرر مشکل اور دقیق الفاظ استعمال کر کے اپنی قابلیت کا لوہا منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ قادر الکلام مولف و مصنف الفاظ کے برجستہ استعمال سے چھوٹے چھوٹے فقرات اور مانوس الفاظ کا استعمال کر کے معانی کی ایک دنیا آباد کرتا ہے۔

1.4.2 موزوں ترتیب

الفاظ کی موزوں ترتیب و تنظیم عبارت کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔ آپ ذرا ایک خوبصورت مالا کو ذہن میں لائیے جس میں جگہ جگہ غیر مانوس دانے جن دیے گئے ہوں۔ اسی طرح دقیق اور مشکل الفاظ کا استعمال طلبہ کی ذہنی مکان کا سبب بنتا ہے۔

ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کے لیے نئے نئے الفاظ درسی کتاب میں رکھنے چاہئیں لیکن اس میں سلیقہ اور احتیاط پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ پچھلی جماعت کا ذخیرہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے چند نئے الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے اور یہ خیال رہے کہ طلبہ صرف لغات کے ہو کر نہ رہ جائیں۔

1.4.3 موثر اسلوب

درسی کتاب میں خیالات و تصورات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ خیالات طلبہ کی ذہنی استعداد کے مطابق ہونے چاہئیں۔ درسی کتاب محض ادبی و علمی شاہکار نہیں ہوتی بلکہ وہ سطح کے لحاظ سے نصاب کا احاطہ کرتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ نصاب کو موثر اسلوب میں پیش کیا جائے۔

اسلوب بیان سے آسانی اور دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ خیالات و تصورات کا عام فہم ہونا بھی ضروری ہے اسب بیان کے الجھاؤ سے پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور طلبہ ذہنی الجھن کا شکار ہو کر بوریت محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اس ساری بحث سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ذخیرہ الفاظ کا مسئلہ کتنا اہم اور بنیادی ہے۔ اسی کے سہارے طلبہ آگے بڑھتے ہیں۔

یک جماعت کی جملہ درسی کتاب میں منصوبہ بندی کے ساتھ ذخیرہ الفاظ کو سمونے کی کوشش کرنی چاہیے۔ فیکٹ بک بورڈ کے چیئر مین کو کتاب کی منظوری دیتے وقت ذخیرہ الفاظ کی فہرست کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ عدم فہرست

کی صورت میں درسی کتاب کی ہرگز منظوری نہ دی جائے کیونکہ ممکن ہے کہ اندازے اور قیاس سے تدوین کی گئی ہو۔ ایک اچھی درسی کتاب مرتب ذخیرہ الفاظ پر مشتمل ہو تاکہ بچوں کے ذخیرہ الفاظ میں بتدریج اضافہ ہوتا چلا جائے۔ تحریروں، تقریروں، رسالوں، اخباروں اور کتابوں کے عام آسان اور کثیر الاستعمال الفاظ پہلے اور کم مستعمل اور مشکل الفاظ بعد میں لائے جائیں۔ اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ طلبہ گھریلو الفاظ اور پیشہ ورانہ الفاظ اور ادبی الفاظ پر بتدریج عبور حاصل کریں۔

زبان دانی میں الفاظ کے استعمال کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ جو لوگ الفاظ کا غلط استعمال کرتے ہیں ان سے باقی معاملات میں درست رویے کی توقع رکھنا عبث ہے۔ الفاظ سے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ الفاظ ہی کہنے سننے کا ذریعہ ہیں۔

ذخیرہ الفاظ کی اہمیت کے پیش نظر اردو کی درسی کتاب تیار کرتے وقت داخلیت کو اہمیت نہ دی جائے بلکہ الفاظ کی مرتب فہرست پہلے سے تیار کر لی جائے جس میں پچھلی جماعتوں کا ذخیرہ الفاظ اور اس جماعت میں استعمال کیے جانے والے الفاظ موجود ہوں۔ الفاظ کے استعمال کو سائنسی بنانے کے لیے فہرست میں گزشتہ جماعتوں کا ذخیرہ الفاظ اور اس میں موجود جماعت میں کتنے فیصد اضافہ کرنا ہے اور ہر جماعت میں کتنے فیصد اضافہ کیا جاتا رہے گا، اس طرح اول تا دہم کتنے الفاظ ذخیرہ بنانے مطلوب ہیں؟ ان سوالات کو مد نظر رکھا جائے۔

1.5 ذخیرہ الفاظ میں لغت کی اہمیت

ایسے ذخیرہ الفاظ کی ہر سطح کے لیے لغات تیار کی جائے تاکہ الفاظ کی پرکھ اور استعمال کے لیے لغات کا استعمال ممکن بنایا جاسکے۔ الفاظ کے استعمال میں بچوں کی ذہنی استعداد ملحوظ رکھی جائے۔ ماضی میں اساتذہ دو حرفی، سہ حرفی اور چار حرفی کی تخصیص سے اور ان کے استعمال میں سختی سے عمل کرتے رہے ہیں۔ چار حرفی لفظ دوسری اور تیسری جماعت کے لیے مشکل خیال کیا جاتا تھا۔ اس وقت کی کتاب کے مصنف اور مولف بھی اس کی پابندی کرتے تھے۔

ہمارے سامنے مرتب فہرست نہ ہونے کی وجہ سے وہ الفاظ جو ہمیں مدلل حصے میں پڑھانے چاہئیں، پرائمری میں رکھ لیے جاتے ہیں اور پرائمری کے مدلل جماعتوں کی اردو کی درسی کتاب میں رکھے نظر آتے ہیں۔ اس طرح الفاظ کے استعمال میں غلطی کا امکان پیدا ہو جاتا ہے اور سیکھنے کی رفتار میں بھی ارتقاء باقی نہیں رہتا۔ چھوٹی جماعتوں میں لغات کا استعمال عنقا ہوتا ہے اس لیے اس جماعت میں دقیق الفاظ استعمال کرنا، بچوں پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔ اگر استاد

ہمد وقت الفاظ کے معانی بتاتا رہے تو طلبہ نظم و نثر سے حظ اٹھانے سے قاصر رہتے ہیں۔ کوشش کی جائے کہ اردو کی درسی کتاب میں روزمرہ کی زبان استعمال کی جائے اور خالص علمی و ادبی اصطلاحات سے احتراز کیا جائے۔

یورپ میں ماہرین بچوں کی استعداد کے مطابق الفاظ کی مرتب فہرست تیار کرتے ہیں جن میں ان کے سیکھنے کی رفتار و ذہنی استعداد اور روزمرہ استعمال میں آنے والے الفاظ کی ایک جامع فہرست شامل ہوتی ہے۔ مصنف اور مولف اس فہرست کے مطابق درسی کتاب ترتیب دیتے ہیں۔

زبان ایک زندہ نامیاتی چیز ہے اس میں جذب و قبول کی قدرت موجود رہتی ہے اردو زبان میں جذب و قبول کی صلاحیت سب زبانوں سے زیادہ ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ ہر دس سال بعد درسی کتابوں کی نظر ثانی کی جائے لیکن اس سے قبل ذخیرہ الفاظ کی فہرست پر نظر ثانی کرنا بھی ضروری ہے۔ زبان سمجھنے اور سمجھانے کا ذریعہ ہے۔ اگر ذریعے کو ہی مشکل بنا دیا جائے تو مفہوم و معانی تو بے کار ثابت ہوں گے۔

1.6 ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کے طریقے

کسی جماعت کی نصابی کتب میں مستند مرتب فہرست کے الفاظ ہونے چاہئیں نہ صرف کتب میں بلکہ آزمائشوں میں بھی اس معیار کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ ذخیرہ الفاظ نظام تعلیم کا بنیادی اور اہم مسئلہ ہے اس لیے زیادہ توجہ طلب بھی ہے۔ اسے نظر انداز کر کے ہم نظام تعلیم میں بہتری کی توقع نہیں رکھ سکتے تاہم طلبہ کے ذخیرہ الفاظ بڑھانے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

- | | |
|---------------------------------------|--------------------------------|
| (1) درسی کتب میں نئے الفاظ کا استعمال | (2) تقریر میں نئے الفاظ |
| (3) تحریر میں نئے الفاظ | (4) الفاظ سازی |
| (5) نئے الفاظ کی بیاض | (6) نئے الفاظ کے چارٹس |
| (7) نئے الفاظ کی لغات | (8) نئے الفاظ کی تلاش |
| (9) بیت بازی | (10) نظمیں یاد کرانا |
| (11) اضافی کتب کا مطالعہ | (12) انشاپردازی کا مطالعہ |
| (13) مباحثہ کا انعقاد | (14) ڈرامہ |
| (15) تکلم کے مواقع | (16) سکول کا ادبی و علمی رسالہ |

2- سمعی اعانات کی ضرورت

درج ذیل معاونات سننے کے عمل سے تعلق رکھتے ہیں۔

- (1) ان میں وہ چیزیں شامل ہیں جو آواز پیدا کرتی ہیں جیسے باجے، ساز، چیزوں کی کھڑکھڑاہٹ، جانوروں، پرندوں کی بولیاں (ٹیپ شدہ) وغیرہ۔
 - (2) ان میں وہ چیزیں شامل ہیں جو آواز پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہیں مثلاً ریڈیو، ٹی وی، ہولٹی فلم، لائو ڈسٹیکر، لسانی عمل (لینگویج لیب) وغیرہ
- چنانچہ سمعی امدادوں میں وہ تمام تدریسی امدادیں شامل ہیں جن سے آواز پیدا ہوتی ہے اور جو انسان کی قوت سماعت سے تعلق رکھتی ہیں۔ عموماً تعلیم و تدریس کی سمعی امدادوں میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں:
- (1) ٹیپ ریکارڈر۔ (2) گراموفون۔ (3) ریڈیو

2.1 ٹیپ ریکارڈر

ٹیپ ریکارڈر میں پلاسٹک کا ٹیپ ہوتا ہے جس میں لوگوں کی آوازوں اور باتوں کو ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ ٹیپ ریکارڈ، سمعی تدریسی اشیاء میں ایک مفید درجہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے ہم زبان کے اسباق بخوبی پڑھا سکتے ہیں اور طلبہ کو مختلف لوگوں کی آوازیں سنا کر ان سے ایک طرح کی قربت پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ سمعی معاون ہمارے تعلیمی اداروں میں معاشرتی علوم اور زبان کے اسباق میں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

2.1.1 ٹیپ ریکارڈر کی افادیت

- (1) اس کی سب سے بڑی افادیت یہ ہے کہ ہم جب چاہیں لوگوں کی آوازیں ٹیپ پر سے ختم کر دیں اور پھر اسی ٹیپ میں دوسری آوازوں اور باتوں کو شامل کر لیں۔
- (2) دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہم جتنی بار چاہیں لوگوں کی آوازوں کو طلبہ کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔
- (3) اس شے کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ہم اس میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگراموں کو بھی ٹیپ کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی تعلیمی یا عملی پروگرام ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے رات کو آ رہا ہے تو اس کو ٹیپ

ریکارڈر میں ٹیپ کر کے کلاس میں طلبہ کو سنایا جاسکتا ہے۔

(4) نہ صرف اردو نظم اور معاشرتی علوم بلکہ سائنس اور تاریخ کے اسباق کی بھی کامیاب تدریس کی جاسکتی ہے۔ یہ امدادی شے ایک طرف تو سبق کی تدریس میں موثر کردار ادا کرتی ہے اور دوسری طرف تحقیقی قوتوں اور دیگر فعالیتوں کو بھی بڑھاتی ہیں۔

(5) ہمارے سکولوں میں عموماً اس سے اردو نظم کے اسباق میں مدد لی جاتی ہے اور شعرا کے تعارف اور نظم کی بلند خوانی کو اس کے ذریعے پیش کر کے جماعت میں استحضانی فضا قائم کی جاتی ہے۔ معلم کو طلبہ کے سامنے اپنی بلند خوانی کا نمونہ پیش کرنے کے بعد ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے دوسروں کی بلند خوانی کو پیش کرنا چاہیے۔ بہتر یہ ہوگا کہ سبق کے خاتمے پر امتحان پیدا کرنے کے لیے وہ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے بلند خوانی کو پیش کرے۔ اس موقع پر ٹیپ ریکارڈر کی آواز بڑے لطیف جذبات پیدا کرے گی کیونکہ نظم کے تمام اشعار کی تفہیم واضح ہو چکی ہوگی اور طلبہ نظم کے باریک پہلوؤں اور خوبیوں سے بھی واقف ہو گئے ہوں گے۔ جب کوئی شعر بخوبی سمجھ میں آ جاتا ہے تو اس کی دوبارہ بلند خوانی پر لطیف احساسات کا پیدا ہونا فطری عمل ہے۔ اس لیے نظم کے خاتمے پر ٹیپ ریکارڈر کی بلند خوانی سنانے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

2.2 گراموفون

گراموفون کو بھی سمعی امدادی اشیاء میں شامل کیا جاتا ہے لیکن آج کل یہ مقبول نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ ٹیپ ریکارڈر نے لے لی ہے۔ اب اس کا استعمال شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ مغربی ملکوں میں اس کو اکثر موسیقی کے اسباق میں شامل کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے سے لطیف احساسات اور جمالیاتی ذوق کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس کو عموماً رقص و سرور کے تقاضوں کی توفیق و آسودگی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان میں اس کا استعمال تعلیمی اداروں میں نہیں ہوتا۔

2.3 ریڈیو

آج کے دور میں ریڈیو کو تعلیم و تدریس کا اہم جزو قرار دیا گیا ہے۔ طلبہ کے لیے یہ امدادی شے بہت ہی دلچسپ اور قوی محرک کی حیثیت رکھتی ہے۔ آج دنیا کے اکثر تعلیمی اداروں میں اس کو بطور موثر وسیلے کے استعمال کیا جا رہا ہے۔ تقریباً تمام بڑے ممالک میں ریڈیو کے ذریعے سکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ کے لیے مختلف مضامین اور

موضوعات پر تقریریں، فیچر، مذاکرے اور مباحثے نشر کیے جاتے ہیں جو تعلیم و تدریس میں بڑی معاونت کرتے ہیں۔
تعلیم بذریعہ ریڈیو کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

- (1) ریڈیو کے ذریعے جو مضامین پیش کیے جاتے ہیں، ان میں لذت گویائی کی وجہ سے طلبہ زیادہ محظوظ ہوتے ہیں۔
- (2) ریڈیو کے ذریعے ہم معلومات کو بہت جلد نشر کر سکتے ہیں۔
- (3) ریڈیو اسباق میں ڈرامائی انداز پیدا کر دیتا ہے۔
- (4) ریڈیو کے ذریعے ہزاروں طلبہ بیک وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
- (5) تدریس اردو کے لیے ریڈیو بہت مفید ہو سکتا ہے یعنی ریڈیو کے ذریعے تلفظ الفاظ اور محاورات کے معانی و استعمال، عمدہ نظم و نثر کے نمونے، ادباء و شعرا کی سوانح حیات نہایت موثر طریقے سے بیان کی جاسکتی ہیں۔

3۔ بصری معاونات کی ضرورت

بصری معاونات ایسی معاونات ہوتی ہیں جنہیں دیکھا، چھوا اور پہچانا جاسکے۔ انہیں دیکھ کر استفادہ کیا جاتا ہے ان کا دائرہ اور حدود کار بہت وسیع ہوتا ہے۔ ان میں تختہ تحریر، چارٹ، تصاویر، ماڈل، کارڈ، فلم سٹرپ، اشتہارات، کھلونے، مشینیں، ٹیلی ویژن، ویڈیو کیسٹ، حقیقی اشیاء مثلاً پھل، پتھر، برتن، گھریلو اشیاء وغیرہ شامل ہیں نہ صرف یہ بلکہ تعلیمی سیاحت کے دوران دیکھی جانے والی چیزیں بھی تدریسی معاونات میں شامل ہیں مثلاً کھیت، فصلیں، رہٹ، نیوب ویل، نہر، دریا، پہاڑ، کارخانہ وغیرہ ایسی معاونات کو بیرون مدرسہ معاونات میں شامل کیا جاتا ہے۔

3.1 تختہ تحریر

تدریس کو آسان، موثر اور دلچسپ بنانے میں تختہ تحریر کو بھی بہت زیادہ دخل ہے۔ سبق کو واضح کرنے میں اس سے بہت مدد ملتی ہے نہ صرف شہری بلکہ دیہی علاقوں میں بھی یہ بآسانی دستیاب ہے جس کی مدد سے تدریس کو موثر بنایا جاسکتا ہے۔

3.1.1 تختہ تحریر کی اہمیت و افادیت

- 1- سبق کے مشکل حصوں کو توضیح و تشریح کے لیے تختہ تحریر بہت ہی سستی اور موزوں سطح ہے۔ حسب ضرورت اس پر نہایت واضح اور خوش رنگ تصاویر چارٹس اور نقشے وغیرہ بنائے جاسکتے ہیں جن میں وقت اور پیسے کی بھی بچت ہوتی ہے اور بنانے کا سلیقہ ہو تو پہلے سے بنی یا چھپی ہوئی چیزوں کے مقابلے میں یہ زیادہ موثر ثابت ہو سکتا ہے۔
- 2) بچوں کے سامنے اس پر جو لکھا اور بنایا جاتا ہے اسے بچے زیادہ غور اور توجہ سے دیکھتے ہیں ان کی سمجھ میں بخوبی آتا ہے اور وہ ضرورت پڑنے پر بآسانی اس کی نقل بھی اتار سکتے ہیں۔
- 3) زبانی پڑھاتے رہنے سے بچوں کو صرف کانوں سے کام لینے کا موقع ملتا ہے اور مسلسل سنتے رہنے سے وہ اکتا بھی جاتے ہیں جب کہ تختہ تحریر کی وجہ سے انہیں آنکھوں سے بھی کام لینے کا موقع ملتا ہے اور بولنا بند کر کے جب معلم تختہ تحریر استعمال کرنے لگتا ہے تو کام کی نوعیت میں تبدیلی واقع ہونے کی وجہ سے اکتاہٹ بھی دور ہو جاتی ہے اور توجہ و دلچسپی پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے اور اس طرح سبق کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں طلبہ کو سہولت ہوتی ہے۔
- 4) طلبہ کو زبانی کوئی ہدایت دی جائے یا حل کرنے کے لیے کوئی مسئلہ یا ہوم ورک دیا جائے تو کبھی کبھی وہ غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تختہ تحریر پر نوٹ کر دینے سے کام متعین ہو جاتا ہے اور طلبہ بھٹکنے یا شبے میں پڑنے سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔
- 5- تختہ تحریر کی مدد سے سبق کا خلاصہ اور مختصر نوٹ مربوط و مرتب شکل میں طلبہ کو مل جاتے ہیں جسے وہ بآسانی یاد بھی کر سکتے ہیں اور اپنی کاپیوں پر درست طور پر نوٹ بھی کر لیتے ہیں۔ سبق کے خاص خاص نقاط پر توجہ مرکوز کرانے میں بھی تختہ تحریر سے بڑی مدد ملتی ہے۔

3.1.2 تختہ تحریر کا استعمال

- 1- تختہ تحریر معلم کی بائیں جانب اس انداز سے لگایا جائے کہ جہاں سے پوری کلاس اسے بآسانی دیکھ سکے۔ نیز معلم کو وہاں تک پہنچنے اور لکھنے میں آسانی ہو۔
- 2- استعمال سے پہلے تختہ تحریر خوب صاف کر لیا جائے، جھاڑن اگر قدرے نرم دار استعمال کیا جائے تو

- بہتر ہے مگر بہت گیلانہ ہو۔ کام ختم ہونے کے بعد تختہ تحریر جلد از جلد صاف کر دیا جائے۔
- 3- تختہ تحریر پر جو کچھ لکھایا بنایا جائے وہ نہایت صاف واضح، صحیح، سیدھی سطر نیز موٹے اور یکساں خط میں ہو۔
- 4- کھریا سرے کے قریب پکڑی جائے 45 درجے کا زاویہ بناتے ہوئے تختہ تحریر پر لکھا جائے، موٹا لکھنا ہو تو چاک کا سر اگھس لیا جائے، لمبی لکیر کھینچنی ہو تو سرے کے دونوں نقطے متعین کر کے ملا دیے جائیں اور رنگ بھرتا ہو تو تختہ تحریر کو سیدھا کر دیا جائے لکھتے وقت چاک سے کھڑکھڑاہٹ کی آواز نہ نکلے ورنہ طلبہ کی توجہ بھٹکے گی۔
- 5- پوری کلاس کا خیال رکھ کر لکھا جائے اور کبھی کبھی پیچھے جا کر اطمینان کر لیا جائے کہ سب کو بخوبی دکھائی دے رہا ہے یا نہیں۔
- 6- کلاس کی طرف پیٹھ کر کے نہیں بلکہ ایک پہلو یا جانب سے لکھا جائے۔ لکھتے وقت کلاس کی طرف مڑ مڑ کر دیکھتے یا کچھ بولتے یا پوچھتے جانا چاہیے تاکہ درجے کا نظم و ضبط برقرار رہے۔
- 7- لکھا ہوا یا خود بلند آواز سے پڑھ دیا جائے یا بچوں سے پڑھوایا جائے تاکہ اگر کچھ چھوٹ گیا ہو یا پڑھنے میں دشواری ہو تو اصلاح کر دی جائے۔
- 8- صاف و خوشخط لکھنے یا اسکیچ کرنے کی خوب مشق کر لی جائے۔ لائن ڈرائنگ آسان بھی ہوتی ہے اور موثر بھی نیز معمولی مشق سے آجاتی ہے۔ واضح رہے غلط خط اور گندہ لکھنے سے نہ لکھنا بہتر ہے۔ اس سے بچوں پر خراب اثر پڑتا ہے اس لئے صحت و صفائی کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔
- 9- ابتدائی جماعتوں میں حتی الامکان رنگین چاک استعمال کیا جائے۔ اس سے بچوں کی توجہ اور دلچسپی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ البتہ اونچی جماعتوں میں عموماً سفید چاک استعمال کیا جائے۔ اہم نکات، سرخیوں اور عنوانات کو رنگین چاک سے لکھنا چاہیے۔
- 10- سبق کا خلاصہ نہایت اختصار سے لکھا جائے۔ سبق کیساتھ ساتھ خلاصہ نوٹ کرتے جانا چاہیے۔ اس طرح سبق ختم ہوتے ہوئے خلاصہ بھی تیار ہو جاتا ہے۔
- 11- کبھی کبھی طلبہ کو بھی تختہ سیاہ استعمال کرنے کا موقع دیا جائے۔

3.2 توضیحات و تشریحات

پڑھاتے وقت متعدد ایسے مواقع آ جاتے ہیں جب معلم کو کسی مشکل، نامانوس، غیر واضح یا مبہم بات کی توضیح و تشریح کرنی پڑتی ہے تاکہ

- 1- مشکل دور ہو جائے۔
 - 2- بات بخوبی ذہن نشین ہو جائے۔
 - 3- تصورات واضح بنیں۔
- یہ توضیحات و تشریحات دو قسم کی ہوتی ہیں۔

- (i) زبانی
- (ii) مرئی یعنی نظر آنے والی، مثلاً تصاویر، نقشہ جات، گلوب چارٹ وغیرہ

3.2.1 زبانی توضیحات

- زبانی تشریحات کرتے وقت حسب ضرورت اور حسب موقع مختلف تدابیر اختیار کی جاتی ہیں مثلاً
- 1- مشکل الفاظ کا مفہوم سمجھانے کے لئے یا تو آسان مترادفات دیئے جاتے ہیں یا ان کی ضد بتادی جاتی ہے یا انہیں جملوں میں استعمال کر کے مفہوم واضح کر دیا جاتا ہے اور برعکس استعمال بتا دیا جاتا ہے۔ تبلیغ طلب الفاظ ہوں تو اختصار سے واقعہ سنا دیا جاتا ہے۔ اصطلاحی الفاظ ہوں تو ان کی تعریف بیان کر کے مثالوں سے وضاحت کر دی جاتی ہے۔
 - 2- نامانوس چیز کا واضح تصور دلانے کے لیے کسی مانوس چیز سے تشبیہ دی جاتی ہے یا اس سے موازنہ و مقابلہ کر کے مماثلت اور فرق واضح کر دیا جاتا ہے۔
 - 3- حکایت، روایت، پچکلے، ضرب المثل وغیرہ کی مدد سے کسی مجرد تصور کی توضیح کر دی جاتی ہے۔
 - 4- مشکل عبارت کا مفہوم آسان الفاظ اور سادہ زنداز میں بیان کر دیا جاتا ہے۔

الف) قابل لحاظ امور

- 1- توضیح و تشریحات سے پہلے اس کی ضرورت محسوس کرائی جائے تاکہ بچے غور سے سنیں۔ تشریح سے

پہلے اگر بچوں ہی کو مشکلات حل کرنے کی دعوت دی جائے تو وہ تشریح کی ضرورت آسانی سے محفوظ کر لیں گے۔

بچوں ہی کی زبان اور انداز بیان میں تشریح کی جائے تاکہ بات بھی بخوبی سمجھ میں آجائے اور بچے حسب ضرورت خود بھی تشریح کر سکیں۔

2- وضاحت کرتے وقت سبق کی اصل غرض و غایت پیش نظر رہے اور حتی الامکان اختصار سے کام لیا جائے تاکہ غیر متعلق یا لالچنی تفصیلات میں وقت ضائع نہ ہو۔

3- تشریح کے ضروری پوائنٹ اگر تختہ سیاہ پر نوٹ کر دیئے جائیں تو افادیت بڑھ جاتی ہے۔

4- زبانی بتا دینے پر ہی اکتفا نہ کیا جائے بلکہ اگر ممکن ہو تو تختہ سیاہ پر شکلیں اور گراف وغیرہ کھینچ کر مزید وضاحت کی جائے۔

5- تشریح و توضیح کے دوران طلبہ کو زیادہ سے زیادہ پوچھنے کا موقع دیا جائے۔

3.2.2 مرنی توضیحات

ابتدائی کلاسوں میں موثر تدریس کے لئے مختلف چیزیں ان کے ماڈل، تصاویر اور چارٹ وغیرہ کا استعمال نہایت مفید اور ضروری ہے کیونکہ ان کی مدد سے

1- نئی معلومات بآسانی بہم پہنچائی اور ذہن نشین کرائی جاسکتی ہیں۔

2- بچوں کے تصورات صحیح اور واضح بنتے ہیں۔

3- سبق میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور بچے توجہ دیتے ہیں۔

4- بیان کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے۔

5- زبانی تشریح کے مقابلے میں ان کی بدولت ذہن پر زیادہ گہرے نقوش بنتے ہیں، چنانچہ بات

زیادہ عرصے تک یاد رہتی ہے۔

6- مشاہدے کی تربیت ہوتی ہے اور قابل توجہ پہلوؤں پر بچوں کی نظریں جمسے لگتی ہیں۔

الف) اقسام

مرنی توضیحات مندرجہ ذیل اقسام کی ہوتی ہیں۔

- (i) اصل اشیاء
- (ii) ماڈل، سینڈ پر مناظر، گلوب وغیرہ
- (iii) تصاویر، فوٹو، سبزیاں، پوسٹر وغیرہ
- (iv) نقشے، خاکے، گراف، چارٹ وغیرہ
- (v) عمل یا تجربہ کر کے دکھانا یا مشاہدے کے لئے لے جانا

(i) اصل اشیاء

پڑھاتے وقت اگر اصل اشیاء بچوں کے سامنے پیش کی جاسکیں اور بچوں کو انہیں دیکھنے چھونے (کھانے پینے کی چیزیں ہوں تو) سونگھنے اور چکھنے کا موقع بھی مل سکے تو معلومات نہایت واضح ہوں گی اور تصورات صحیح قائم ہوں گے۔ اس لیے جو چیزیں بآسانی حاصل ہو سکتی ہوں اور کلاس میں لائی بھی جاسکیں یا ان تک بآسانی پہنچا جاسکے ان کے بارے میں معلومات اسی انداز سے بہم پہنچائی جائیں۔ چھوٹے بچوں کے ضمن میں تو ایسا کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ ان کے تجربات و مشاہدات ناقص اور محدود ہوتے ہیں اور تصاویر نقشہ جات اور چارٹوں وغیرہ کی مدد سے وہ بخوبی سمجھ نہیں پاتے۔ اصل اشیاء کو حتی الامکان ان کے پس منظر ہی میں دکھانا چاہیے۔ مشاہدے کے وقت اہم پہلوؤں کی طرف بچوں کو متوجہ کرنا چاہیے ورنہ بہت سی اہم باتیں وہ اپنے طور پر دیکھ نہیں پاتے اور نہ قوت مشاہدہ کی تربیت ہو پاتی ہے۔

(ii) ماڈل

جغرافیہ، تاریخ اور جنرل سائنس میں متعدد ایسے مناظر اور اشیاء کے بارے میں معلومات بہم پہنچانی ہوتی ہیں جن تک رسائی مشکل ہے یا جو بہت بڑی ہوتی ہیں یا کسی اور وجہ سے کلاس میں لائی نہیں جاسکتیں۔ مجبوراً ان کے ماڈلوں سے کام چلانا پڑتا ہے۔ ماڈل سستے مگر صاف اور صحیح بنانے یا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ماڈل اشیاء کے بھی ہوتے ہیں اور مناظر و نقشہ جات کے بھی، جو ٹھوس ہونے کی وجہ سے بچوں کے لئے قابل فہم بھی ہوتے ہیں اور جاذب نظر بھی۔ لیکن چونکہ اصل کے مقابلے میں عموماً نہایت چھوٹے ہوتے ہیں اس لئے ان کو دیکھ کر غلط تصورات قائم ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ ماڈل کے ساتھ اس کی اصل تصویر بھی دکھائی جائے تاکہ سائز اور پس منظر وغیرہ کے متعلق صحیح تصورات قائم ہوں۔

(iii) تصاویر، پوسٹر وغیرہ

بچے کہانیوں کی طرح تصاویر کے بھی بڑے دلدادہ ہوتے ہیں۔ کوئی تصویر سامنے آئے تو اس کو غور سے دیکھنے اور اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ چنانچہ خوش رنگ پوسٹر اور تصاویر کی وجہ سے سبق بہت دلچسپ بھی ہو جاتا ہے اور قابل فہم بھی۔ واضح تصورات قائم کرنے میں ان سے بڑی مدد ملتی ہے اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

- 1- اشکال مناسب حد تک بڑی، خوش رنگ اور جاذب نظر ہوں اور ان میں صرف وہی تفصیلات نمایاں طور پر دکھائی گئی ہوں جن کے لئے وہ بچوں کے سامنے پیش کرنی ہیں۔
- 2- اشکال خود بنائی یا ساقھی اساتذہ کی مدد سے تیار کی جاسکیں تو بہتر ہے۔
- 3- ہر معلم کو ایک ایسا الہم تیار کرنا چاہیے جس میں اپنے مضامین سے متعلق اشکال برابر اکٹھا کی جاتی رہیں تاکہ بروقت دکھائی جاسکیں۔ پرانے انگریزی رسائل سے خاصا ذخیرہ اکٹھا ہو سکتا ہے۔
- 4- پوسٹر وغیرہ تیار کرنے میں بڑے بچوں سے بھی مدد لی جائے۔
- 5- ہر معلم کو جدید طرز کی سادہ اشکال بنالینے کی مشق کر لینی چاہیے۔ یہ نہایت آسانی سے اور بہت کم وقت میں تیار ہو جاتی ہیں۔ اس کے باوجود بڑی موثر ہوتی ہیں۔ بچے انہیں زیادہ پسند کرتے ہیں۔

(iv) نقشے، چارٹ، گراف وغیرہ

نودس سال کے بچے اصل اشیاء ان کے ماڈلوں اور تصویروں کی جگہ نقشوں اور خاکوں کی مدد سے بھی بخوبی سمجھ سکتے ہیں اس لئے رفتہ رفتہ ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ تاریخ میں نقشہ جات اور ناٹم چارٹ سے جغرافیہ اور عام سائنس میں مختلف طرح کے خاکوں، نقشہ جات، گلوب، گراف اور چارٹوں وغیرہ سے مدد لینی چاہیے۔

(v) عمل، تجربہ، مشاہدہ

زبانی سمجھانے کے مقابلے میں اگر بچوں کے سامنے کوئی کام عملی طور پر کر کے دکھا دیا جائے تو یہ زیادہ موثر ہوتا ہے۔ مثلاً نماز پڑھنے کا پورا طریقہ ایسے تمام مواقع پر زبانی سے زیادہ عملی مظاہرہ مناسب ہوتا ہے۔ اسی طرح عام سائنس اور جغرافیہ وغیرہ کے ضمن میں تجربہ کر کے دکھانا بچوں کو تجربے اور مشاہدے کا موقع فراہم کرتا بھی معلومات کو واضح کرنے میں بہت معاون ہوتا ہے۔

(ب) قابل لحاظ امور

- 1- توضیحات کے انتخاب میں بچوں کو عمر، ذہنی استعداد اور دلچسپیوں کو ملحوظ رکھا جائے تاکہ بچوں کے لیے جاذب توجہ بھی ہوں اور قابل فہم بھی۔ ان سے بات بھی بخوبی سمجھ میں آجائے گی اور یادداشت میں بآسانی محفوظ ہو جائے گی۔
- 2- جس چیز کی وضاحت کے لئے استعمال کی جا رہی ہے اس سے براہ راست متعلق ہو اور حتی الامکان صرف ان تفصیلات پر مشتمل ہو جن کی واقعی ضرورت ہے غیر متعلق ضروری تفصیلات سے بات واضح ہونے کے بجائے اور گنگلک ہو جاتی ہے۔
- 3- کلاس کے سامنے سلیقے سے پیش کی جائیں تاکہ ہر بچہ بخوبی دیکھ سکے۔ قابل توجہ پہلوؤں کی طرف مناسب سوالات یا ہدایات کے ذریعے سے متوجہ کیا جائے تاکہ ضروری امور مشاہدے سے نہ رہ جائیں۔
- 4- ابتدائی کلاسوں میں اصل اشیاء یا ان کے ماڈل دکھائے جائیں پھر بتدریج تصاویر، نقشہ جات اور گراف وغیرہ سے کام چلایا جائے۔
- 5- تمام توضیحی سامان ایک ساتھ بچوں کے سامنے نہیں لانا چاہیے بلکہ پوشیدہ رکھنا چاہیے اور حسب موقع ضرورت ایک ایک کر کے ان کے سامنے لانا چاہیے۔ ورنہ بچوں کی توجہ بھٹکتی رہے گی اور تجسس ختم ہو جانے کے بعد وہ کشش بھی باقی نہیں رہتی جو دکھاتے وقت مطلوب ہے۔
- 6- مذکورہ سامان بچوں کے سامنے پیش کر کے فوراً نہ ہٹایا جائے بلکہ ضروری امور کا بخوبی مشاہدہ کرنے تک ان کے سامنے رکھا جائے۔
- 7- ہر مدرسے کو نقشہ جات، گلوب، ماڈل، البم مختلف قسم کے پوسٹر، تصاویر چارٹ وغیرہ زیادہ سے زیادہ تیار کرنا چاہئیں تاکہ تدریس کو مؤثر اور دلچسپ بنانے میں اساتذہ ان سے مدد لے سکیں۔ آج کل مذکورہ تعلیمی سامان بازار سے بآسانی دستیاب ہے۔

4۔ سمعی و بصری امدادیں

سمعی و بصری امدادیں وہ تدریسی اشیاء ہیں جو قوت سماعت اور بصارت دونوں سے تعلق رکھتی ہوں۔
بالفاظ دیگر وہ اشیاء دیکھ کر اور جن کی آوازیں سن کر تعلیمی و تدریسی فائدہ حاصل کیا جائے۔
سمعی و بصری امدادوں میں مندرجہ ذیل دو اہم چیزوں کو شامل کیا جاسکتا ہے۔
متحرک فلمیں یا تصویریں۔ ٹیلی ویژن۔ کمپیوٹر

4.1 متحرک تصاویر یا فلمیں

دور حاضر میں تعلیم و تدریس کو موثر بنانے کی غرض سے ان اشیاء کے استعمال پر زور دیا جا رہا ہے جو بچوں کی زندگی اور حقیقی باتوں سے ہم آہنگ ہوں جن میں طلبہ کو متاثر کرنے کی زبردست محرکاتی قوت موجود ہو۔ اس سلسلے میں سمعی و بصری امدادوں سے بڑھ کر کوئی اور تدریسی مدد کامیاب اور موثر ثابت نہیں ہوتی۔ ان سے ایک طرف طلبہ خود اپنی آنکھوں سے چیزوں کا مشاہدہ کرتے ہیں اور دوسری طرف خود اپنے کانوں سے اس شے کے بارے میں گفتگو، تقریر اور مباحثہ مذاکرہ وغیرہ سنتے ہیں۔ بالفاظ دیگر یہ امدادی اشیاء چیزوں کو حقائق کی صورت میں پیش کرتی ہیں اس کے استعمال سے نہ صرف تدریس خوش گوار معلوم ہوتی ہے بلکہ طلبہ بھی اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ بچے کے نفسیاتی اور فطری تقاضوں کو آسودگی دینے میں حرکی فلمیں یا تصویریں بہت معاون ثابت ہوتی ہیں۔

4.2 ٹیلی ویژن

ٹیلی ویژن ایک ایسی امدادی شے ہے جو طلبہ کی قوت سماعت اور بصارت دونوں سے تعلق رکھتی ہے اور دونوں قوتوں کو فروغ دیتی ہے۔ تدریس زبان و ادب میں ٹیلی ویژن کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

- 1۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ طلبہ کو اس کے ذریعے تعلیم و تدریس دی جا سکتی ہے۔
- 2۔ اس کے لیے ایک تجربہ کار اور تربیت یافتہ معلم کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے طلبہ اس کے ذریعے تربیت یافتہ اور لائق و فائق معلم سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔
- 3۔ اس سے طلبہ کی زندگی اور ماحول سے سبق کو مطابقت حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے سبق ذہن نشین

خود آزمائی

- سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل فقرات میں غلط یا صحیح کی نشاندہی کریں۔
- 1۔ ذخیرہ الفاظ کے لیے بڑی جماعتوں میں الفاظ کی تکرار بالکل ختم کر دی جاتی ہے۔ غ/ص
 - 2۔ چھوٹی جماعت کے طلبہ کا ذخیرہ الفاظ فقرات اور تخیلات پر مشتمل ہوتا ہے۔ غ/ص
 - 3۔ درسی کتاب ادبی و علمی شاہکار نہیں بلکہ وہ نصاب کا احاطہ کرتی ہے۔ غ/ص
 - 4۔ ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین کو کتاب کی منظوری دیتے وقت ذخیرہ الفاظ کی فہرست کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ غ/ص
 - 5۔ درسی کتابوں کی نظر ثانی ہر سال ہونی چاہیے۔ غ/ص
 - 6۔ تمام توضیحی سامان ایک ساتھ جماعت میں سجا دینا موثر ہے۔ غ/ص
 - 7۔ ٹیلویشن طلبہ کی قوت سماعت اور بصارت دونوں سے تعلق رکھتا ہے۔ غ/ص
 - 8۔ کمپیوٹر چونکہ قیمتی مشین ہے لہذا ہمارے اساتذہ کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اس کے متعلق معلومات رکھیں۔ غ/ص
 - 9۔ سمعی و بصری معاونات کے استعمال سے صرف وقت کا زیاں ہوتا ہے۔ غ/ص
 - 10۔ سمعی و بصری معاونات کے استعمال کے لیے اساتذہ کو بھی تربیت دینا ضروری ہے۔ غ/ص
- سوال نمبر 2۔ ذخیرہ الفاظ کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔
- سوال نمبر 3۔ سمعی اعانات کے مفہوم اور اہمیت کی وضاحت کریں۔
- سوال نمبر 4۔ کمپیوٹر کی ضرورت و اہمیت پر تبصرہ لکھیں۔

5۔ جوابات

سوال نمبر 1

- | | | |
|-----------|---------|----------|
| (1) صحیح | (2) غلط | (3) صحیح |
| (4) صحیح | (5) غلط | (6) غلط |
| (7) صحیح | (8) غلط | (9) غلط |
| (10) صحیح | | |

سوال نمبر 2۔ سیکشن 7.1

سوال نمبر 3۔ سیکشن 7.2

سوال نمبر 4۔ سیکشن 7.3

6۔ کتابیات

- 1۔ تدریس اردو الیس ایم شاہد لاہور گلوب پبلشرز 1987ء
- 2۔ اردو کیسے پڑھائیں۔ مولوی سلیم عبداللہ کراچی اردو اکیڈمی سندھ 1100ء
- 3۔ اردو زبان اور اس کی تعلیم۔ ڈاکٹر سلیم فارانی لاہور پاکستان بک سٹور 1926ء
- 4۔ تدریس اردو ڈاکٹر فرمان فتح پوری اسلام آباد مقتدرہ قومی زبان 1987ء
- 5۔ اردو زبان اور اس کی تدریس ڈاکٹر مظفر حسن ملک ودیگر اسلام آباد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی۔
- 6۔ پی ٹی سی انٹرمیڈیٹ اسلام آباد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی
- 7۔ تجدیدی کورس برائے پرائمری اساتذہ (اردو) اسلام آباد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی 1980ء
- 8۔ تدریس اردو لاہور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ 1975ء
- 9۔ علم التعلیم (حصہ دوم) لاہور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ مئی 1977ء
- 10۔ مبادیات تعلیم (حصہ اول) لاہور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ مئی 1974ء